# افسوس..... یہ دانشور!

قاری نوید مسعود ہاشمی

جناب جاوید غامدی اور اسلامی نظریاتی کونسل کے اراکین کے بس میں نہیں ہے کہ وہ اپنے ہاتھوں میں اسلحہ تھام کر مولانا عبدالعزیز اور جامعہ حفصہؓ کی ہزاروں طالبات کا قلع قمع کر ڈالیں، کون نہیں جانتا کہ جاوید غامدی، اپنے مخصوص نظریات کی وجہ سے پاکستان کے مذہبی طبقات میں انتہائی متنازع حیثیت کے حامل ہیں، اور وہ جس طرح خیر سوچے سمجھے حکمرانوں کی کاسہ لیسی میں لال مسجد کے علماء اور جامعہ حفصہؓ کی طالبات کے بارے میں فتوے بازی کر رہے ہیں اس سے ان کی حیثیت پاکستان کے مسلمانوں میں مزید مشکوک ہوتی جا رہی ہے، کسی بھی مسئلے پر رائے دینے کا انہیں حق حاصل ہے، لیکن صرف یکطرفہ واقعات پڑھ یا سن کر مذہبی علماء اور طلبہ وطالبات کے خلاف اتنی سخت رائے کا اظہار کر دینا کہ جس سے حکومت وقت کو باقاعدہ ان طلباء وطالبات کے خلاف ایکشن لینے پر اکسانا مقصود ہو، کسی دنیاوی اسکالر یا پروفیسر کو بھی زیب نہیں دیتا چہ جائیکہ اپنے آپ کو دینی اسکالر اور مجتہد سمجھنے والا بذات خود ان کاموں میں ملوث ہو، جاوید غامدی کیا قوم کو یہ بتانا پسند کریں گے کہ کیا وہ لال مسجد کے علماء، طلباء اور جامعہ حفصہؓ کی طالبات سے ملکر ان کا مؤقف سن چکے ہیں؟ اگر نہیں تو پھر انہیں کیا حق حاصل ہے کہ وہ انکے خلاف حکومت کو سخت ایکشن لینے کیلئے باقاعدہ بھڑکا رہے ہیں، میری ذاتی رائے میں لال مسجد کے علماء اور حکومت کے درمیان جو تنازعہ چل رہا ہے وہ نہیں چلنا چاہئے، اس تنازعے کو ہر حال میں ختم ہونا چاہئے لیکن کیا کبھی کوئی تنازعہ لاشیں گرا کر بھی حل ہوا ہے، جاوید غامدی اپنے تئیں ایک اسکالر ہیں لیکن جب وہ ایک نجی چینل پر لال مسجد کے علماء اور جامعہ حفصہؓ کی طالبات کے خلاف اپنے دل کی بھڑاس نکال رہے تھے تو انہیں دیکھ کر ایسے لگ رہا تھا کہ جیسے وہ کسی حکومتی ایجنسی کے عہدیدار ہیں، لگائی بجھائی کرنا منافقین کا شیوہ ہے اسلام آباد میں سی ڈی اے کے ناعاقبت اندیش اہلکاروں کی طرف سے سات مساجد کو شہید کرنے کی وجہ سے جو آگ بھڑک اٹھی ہے یہ نہ تو مذہبی شدت پسندی کی آگ ہے اور نہ ہی انتہا پسندی کی، اس آگ کو سرد کرنے کیلئے اگر حکومت لال مسجد کے طلباء اور جامعہ حفصہؓ کی طالبات کے خلاف آپریشن کرنے میں تساہل برت رہی ہے تو یقیناً یہ بات خوش آئند ہے، ورنہ کون نہیں جانتا کہ ریاست کے ساتھ ٹکرانا انتہائی مشکل ہی نہیں ناممکن بھی ہوا کرتا ہے، یہ طلباء وطالبات ہماری قوم کا سرمایہ ہیں یہ طالبات جاوید غامدی محترمہ بینظیر بھٹو اور دیگر مذہبی دانشوروں کی طرح محب وطن بھی ہیں، ان دینی اور سیکولر راہنماؤں کو چاہئے کہ وہ حکومتی خرچے پر طلباء وطالبات کو مناڈالنے کے مشورے دینے کی بجائے آگے بڑھیں اور جامعہ حفصہؓ کی طالبات سے ان کے مسائل جاننے کی کوشش بھی کریں، حکمرانوں کو اس بات پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہئے کہ اگر انہوں نے جاوید غامدی جیسے نادان کاسہ لیسوں کے مشورے پر عمل کر کے طلباء وطالبات کے خلاف کوئی بھی سخت قدم اٹھایا تو یہ حکومت کے حق میں بھی بہتر نہیں ہوگا یاد رہے کہ اس سے قبل چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری کے خلاف ریفرنس دائر کرنے کا مشورہ دینے والے مشیر آج قوم سے منہ چھپاتے پھر رہے ہیں، میڈیا کے نمائندوں پر حملے کے مشورے دینے والے نادان دوستوں کی وجہ سے خود صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف کو معذرت کرنے کی خفت اٹھانا پڑی، اسلامی شدت پسندی کہیں بھی نہیں ہے ایک اسلامی نظریاتی ملک کے دارالحکومت میں بدکاری کے اڈے کھلے عام چلانا یہ اس ملک کے آئین سے نداق اور غداری کے مترادف ہے یہ الگ بحث ہے کہ ان اڈوں کے خلاف کسی کو غیر قانونی اقدام اٹھانے کا حق حاصل ہے یا نہیں؟ لیکن یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ متعلقہ پولیس عصمت فروشی کے ان اڈوں کے خلاف خود ایکشن لینے کیلئے تیار کیوں نہیں ہے؟

میں کسی فرد یا ادارے کی طرف سے قانون ہاتھ میں لینے کی حمایت نہیں کر رہا غیر قانونی حرکت کوئی بھی کرے وہ غیر قانونی ہی کہلائے گی، لیکن کیا جاوید غامدی اور حکومتی گاڑیوں میں گھومنے والے بعض علماء عصمت فروشی کے کاروبار کو جائز سمجھتے ہیں؟ اگر نہیں تو پھر انہیں بلاتاخیر اس مکروہ کاروبار میں ملوث مکروہ کرداروں کے خلاف بھی فتویٰ دینا چاہیے، اور حکومت کو ان مکروہ اڈوں کو چلانے والے گندے عناصر کے خلاف بھی سخت ایکشن لینے پر اکسانا چاہئے، ورنہ قوم یہ سمجھنے میں حق بجانب ہوگی کہ ہمارے یہ نام نہاد مذہبی سکالر بہتی گنگا میں ہاتھ دھونے کے ساتھ ساتھ نہا بھی رہے ہیں، جامعہ حفصہؓ کی طالبات نے کونسا ایسا کام کر دیا ہے کہ جو اس سے قبل پاکستان میں نہیں ہوا؟ پاکستان ایک جمہوری ملک ہے گزشتہ 60 سالوں میں متعدد بار سیاسی اور مذہبی جماعتیں اپنے مطالبات منوانے کیلئے قانون ہاتھ میں لے چکی ہیں، لیکن انکے خلاف تو کسی نے فتویٰ بازی نہیں کی، اور نہ ہی انکے احتجاج کو کسی نے غیر اسلامی قرار دیا، حیرت کی بات ہے کہ بدکاری کے اڈے چلانے والوں کے خلاف کوئی دو لفظ بولنے کیلئے تیار نہیں ہے اور جامعہ حفصہؓ کی طالبات کی طرف سے شروع کردہ اصلاحی مہم کے خلاف نام نہاد مذہبی سکالر اور مادر پدر آزاد این جی اوز کی اخلاق باختہ خواتین کیڑے مکوڑوں کی طرح نکل آئی ہیں..... جامعہ حفصہؓ میں پڑھنے والی بچیاں کوئی معمولی نہیں ہیں، بلکہ میری اطلاع کے مطابق ان میں 70 فیصد بچیاں پختون خاندانوں سے تعلق رکھتی ہیں، اور ان طالبات میں ایسی طالبات بھی ہیں کہ جن کا تعلق حکومتی اعلیٰ شخصیات کے گھرانوں سے ہے کیا غامدی یہ چاہتے ہیں کہ ہماری نور سز جامعہ حفصہؓ کی طالبات کا قتل عام کر ڈالیں، آج تک کسی مسئلے کا حل طاقت سے نہیں نکل سکا، ہر الجھے ہوئے مسئلے کو سلجھانے کیلئے تحمل، برداشت اور مذاکرات کا سہارا لینا پڑتا ہے اور حکومت اگر مذاکرات کے ذریعے اس مسئلے کا حل نکالے گی تو مجھے یقین ہے کہ انشاءاللہ اس مسئلے کا ضرور کوئی نہ کوئی حل نکل آئے گا۔